بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۶ | سوموار ۶ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ، یکم تبلیغ ۱۳۶۱ ہش، یکم فروری ۱۹۸۲ء | نمبر ۲۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۱ صلح / جنوری سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہلم میں چند روز قیام فرمانے کے بعد کل رات بمورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۸۲ء، پونے آٹھ بجے بخیر و عافیت ربوہ واپس پہنچ گئے۔ الحمد للہ۔

حضور کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور روح القدس کی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت پہلے سے بہتر ہے۔ الحمد للہ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

خاکسار کے بیٹے عزیزم لطیف احمد طاہر کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ الوحید بشریٰ صاحبہ بنت مکرم مولوی بشیر احمد صاحب بانگروی درویش قادیان بعوض مہر مبلغ چھ ہزار روپے مورخہ ۲۹/۱۲/۸۱ کو مسجد مبارک میں مولانا عبدالمالک خاں صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے نہایت بابرکت اور ثمرات حسنہ کا موجب بنائے آمین۔

(الحاج محمد شریف اکونٹنٹ جامعہ احمدیہ ربوہ)

مکرم و محترم میجر محمد نذیر صاحب بھٹی لاہور چھاؤنی بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری ظہور احمد باجوہ۔ ناظر امور عامہ ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفےٰ
مجھکو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ غلبۂ دین حضرت خاتم الانبیاء کے لیے جاری کیا گیا ہے۔ اسے کامیاب بنانے کے لیے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط بنانا ہر مخلص احمدی کا فرض ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ اپنے وعدوں کی بروقت ادائیگی کرتے چلے جائیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

عِدَةُ الْمُؤْمِنِ كَأَخْذِ الْكَفِّ (حدیث نبوی)

مومن کا وعدہ ایسا ہی سچا ہے جیسے کوئی چیز ہاتھ میں دیدی جائے

ہمارے دلوں میں ایک ہی تڑپ ہے کہ دنیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرنے لگے

ہم اس مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان نہ کر دیں

اس مقصد کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور روئیں اور عاجزی و زاری پر سے سو زد عائیں کریں

جماعت احمدیہ ماریشس کے جلسہ سالانہ کے موقع پر سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

جماعت احمدیہ ماریشس کا جلسہ سالانہ ۵۔۶ دسمبر ۱۹۸۱ء کو مسجد "دارالسلام" روز ہل میں منعقد ہوا۔ اس کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک خصوصی پیغام ارسال فرمایا جو جلسہ کے افتتاحی اجلاس میں امیر و مشنری انچارج مکرم مولانا صدیق احمد صاحب منور نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا مقامی زبان میں ترجمہ بھی سنایا گیا۔ اس پیغام میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دنیا ہمیں کچھ کہتی رہے، کچھ سمجھتی رہے ہمارے دلوں میں ایک ہی لگن اور ایک ہی تڑپ ہے کہ دنیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرنے لگے۔ آپؐ کی غلامی کا طوق اپنی گردنوں میں ڈال لے۔ اور خدائے واحد و یگانہ کے آگے جھک جائے۔ حضور نے اس مقصد کے حصول کے لئے انتہائی عاجزی و زاری سے دعائیں کرنے اور اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت حاصل کرنے کی تلقین فرمائی اور (حضرت اقدس۔ ناقل) کا ایک اقتباس پیش کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ اصل دعا دین ہی کی دعا ہے حضور ایدہ اللہ کے اس قیمتی پیغام کا مکمل متن درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

عزیز از جان بھائیو! — السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ معلوم کر کے بے حد مسرت ہوئی ہے کہ آپ ان دنوں جماعت ہائے احمدیہ ماریشس کا سالانہ جلسہ منعقد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ اجتماع اپنے فضل سے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ ذکرِ الٰہی، دعاؤں اور نوافل میں یہ دن گذاریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ہمیں یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ پندرھویں صدی اپنی عظیم ذمہ داریوں کے ساتھ شروع ہو چکی ہے بلکہ اس میں سے ایک سال بھی گذر چکا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے نہایت ہی عاجز بندے ہیں۔ بے بس و بے کس، کمزور و ناتواں، عاجز و لاچار محض اس کے فضلوں پر زندہ ہیں۔ اس کے بے شمار فضل اور بے شمار رحمتیں موسلا دھار بارش کے قطروں کی طرح ہم پر نازل ہو رہے ہیں۔ ہر صبح اپنے ساتھ نئی رحمتیں اور نئے فضل لے کر آتی ہے۔ ہر رات بے شمار برکات کی حامل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں اور رحمتوں کا ہم صحیح معنوں میں شکر ادا نہیں کر سکتے۔ ہر صبح خدا کے فضل سے ہمارا قدم پہلے سے کہیں آگے ہوتا ہے۔ دنیا ہمیں کچھ کہتی رہے، کچھ سمجھتی رہے ہمارے دلوں میں ایک ہی لگن اور ایک ہی تڑپ ہے کہ دنیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرنے لگے۔ آپؐ کی غلامی کا طوق اپنی گردنوں میں ڈال لے۔ اور خدائے واحد و یگانہ کے آگے جھک جائے۔ ہماری ساری توجہات، ساری کوششیں، سارے منصوبے اس عظیم مقصد کے حصول کے لئے وقف ہیں مگر ہم کیا! ہماری کوششیں کیا! ہماری قربانیاں کیا!

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

۶ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ

یکم تبلیغ ۱۳۶۱ ہش

قریش مکہ کی ایک خوش فہمی

اور

اس کی قرآنی تردید

حق اور باطل کی آویزش ابتدا ہی سے چلی آرہی ہے۔ اس نے کیا کیا رنگ اختیار کئے اور کون کون سے عوامل لوگوں کو حق کو قبول کرنے سے باز رکھنے اور ان کے باطل سے ہی چمٹے رہنے کا موجب بنتے رہے اور کن انتہائی کٹھن اور صبر آزما مراحل میں سے گزر کر بالآخر اہل حق، لوگوں کے دلوں کو فتح کرنے اور حق کو غالب کرنے میں کامیاب ہوتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب امور پر قرآن مجید میں انبیاء علیہم السلام کو پیش آنے والے واقعات کا علیحدہ علیحدہ ذکر کرتے ہوئے تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

اس ضمن میں ایک امر جس کا اللہ تعالیٰ نے بار بار ذکر کیا ہے یہ ہے کہ مخالفین حق اپنی تمام تر گمراہیوں اور بد اعمالیوں کے باوجود اپنے جتھے اور کثرت تعداد کو نیز اپنے وسائل کی بہتات اور خوش حالی کو اپنے برحق ہونے کی دلیل کے طور پر پیش کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم جس مسلک پر پہلے سے قائم ہیں وہی برحق ہے جبھی تو خدا تعالیٰ نے ہمیں ان نعمتوں سے نوازا ہوا ہے اور قوت و اقتدار کا مالک بنا رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بطور خاص ان کی بد اعمالیوں کا ذکر کر کے اور ان کی اس دلیل کو ان کی خوش فہمی قرار دے کر اس کی بہت پُر زور طریق پر تردید فرمائی ہے۔

دیگر انبیاء علیہم السلام کی طرح خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی ایسی ہی صورت حال کا سامنا کرنا پڑا۔ کفار مکہ یہی کہا کرتے تھے کہ ہم چونکہ جتھے اور کثرت اموال کی وجہ سے معزز و مفتخر ہیں اور ہمیں اس لحاظ سے مسلمانوں پر بہر طور برتری حاصل ہے اس لئے ہمارا مشرکانہ مسلک ہی حق ہے اور ہم ہی حق کے اصل علمبردار ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس خوش فہمی کو سراسر باطل قرار دیتے ہوئے فرمایا:

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ۝ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا ۝ (مریم آیت ۷۴، ۷۵)

ترجمہ:۔ جب ہماری کھلی کھلی (یعنی روشن اور بیّن) آیات سنائی جاتی ہیں تو منکر مومنوں سے کہتے ہیں کہ ہم دونوں فریقوں میں سے درجہ کے لحاظ سے اور ساتھیوں کے لحاظ سے بہتر ہیں اور (حقیقت یہ ہے کہ جن کی طرف یہ منکر دھیان نہیں دیتے کہ) ہم ان سے پہلے بہت سے زمانوں کے لوگوں کو (جو غلط کار ہونے کے باوجود ایسی ہی قلابازیاں کیا کرتے تھے) ہلاک کر چکے ہیں وہ ظاہری ساز و سامان اور ظاہری شان و شوکت کے لحاظ سے ان سے کہیں بڑھ کر تھے۔

مزید برآں اللہ تعالیٰ نے کفار مکہ کو ان کی غلط فہمی کا احساس دلانے کے لئے واضح فرمایا کہ مال و دولت اور جتھہ وغیرہ ہرگز ایسی چیزیں نہیں ہیں کہ جنہیں دلیل صداقت کے طور پر پیش کی جاسکے۔ اصل چیز تو نیک اعمال ہیں جن سے ان کا دامن خالی ہے۔ ہر قسم کے اعمال سیئہ میں ملوث ہونے کے باوجود محض جتھے اور مال و دولت کی کثرت کو اپنے ہدایت یافتہ اور برحق ہونے کی دلیل کے طور پر پیش کرنا پرلے درجہ کی نادانی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ۚ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا ۝ وَ

يَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ۗ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ۝ (مریم آیت ۷۶، ۷۷)

ترجمہ:۔ (اے رسول!) تُو ان سے کہہ جو لوگ گمراہی میں گرفتار ہوتے ہیں۔ خدائے رحمٰن انہیں لمبی ڈھیل دیتا ہے لیکن جب وہ اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے خواہ وہ (دنیوی) عذاب ہو یا قیامت کی گھڑی) تو اس وقت وہ جان لیں گے کہ کون مقام کے لحاظ سے بدتر ہے اور کون اپنے ساتھیوں (یعنی جتھہ) کے لحاظ سے کمزور ہے۔ البتہ وہ لوگ جو ہدایت یافتہ ہیں اللہ ان کو ہدایت میں بڑھاتا چلا جائے گا اور (یاد رکھو!) نیک اعمال خدا کی نگاہ میں سب سے بہتر شئے ہیں جزا کے لحاظ سے بھی اور انجام کے لحاظ سے بھی۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے کھول کر بتا دیا کہ مال اور جتھہ ہدایت یافتہ ہونے کی علامت نہیں جو لوگ واقعی ہدایت یافتہ ہوتے ہیں وہ اس ہدایت کے مطابق پوری شرائط کے ساتھ نیک اعمال بھی بجالاتے ہیں۔ نیک اعمال کی بجا آوری ان کے ہدایت یافتہ ہونے پر دلالت کرتی ہے نہ کہ محض مال و اسباب اور جتھہ کی کثرت بالخصوص اس حال میں کہ یہ کثرت اعمال سیئہ میں ملوث کرنے کا موجب بنی ہوئی ہو۔ خوش حالی اور اعمال سیئہ کی بھرمار تو صاف گمراہی میں مبتلا ہونے پر دلالت کرتی ہی ہوتی ہے اور اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ خدا نے انہیں ڈھیل دی ہوئی ہے۔ یہ حالت تو عذاب کا پیش خیمہ ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ اس طرح خدا نے قریش مکہ کی اس خوش فہمی کی اصل حقیقت واضح کر کے ان پر ان کی گمراہی آشکار کر دی اور پھر انہیں ان کے انجام سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا:

اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ۝ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝ كَلَّا ۗ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۝ وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ۝ (مریم آیات ۷۸ تا ۸۱)

ترجمہ:۔ کیا تُو نے اس شخص کی حالت پر کبھی غور نہیں کیا جس نے ہمارے نشانوں کا انکار کیا اور کہا کہ مجھے یقیناً بہت سا مال بہت سے بیٹے دیئے جائیں گے۔ کیا اس نے غیب کا حال معلوم کر لیا ہے؟ یا خدائے رحمٰن سے کوئی وعدہ لے لیا ہے؟ ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ ہم اس کے قول کو محفوظ رکھیں گے اور اس کے عذاب کو لمبا کر دیں گے اور جس مال اور جتھہ پر وہ فخر کر رہا ہے ہم اس کے وارث ہو جائیں گے اور وہ ہمارے پاس اکیلا ہی آئے گا۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے کفار مکہ پر واضح فرمایا کہ مال اور اولاد کی کثرت کے بارہ میں ان کی یہ تعلّی محض بے کار ہے۔ ان کا جتھہ اور انکی دولت ان کے کام نہ آئے گا، وہ حق کو مٹانے کے منصوبوں میں ناکام رہیں گے اور بالآخر اسلام ہی غالب آئے گا۔ اور پھر ساتھ ہی مومنوں کو بھی منکرین کی بد اعمالیوں کی طرف توجہ دلا کر بتایا کہ اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے یہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ان کا مبتلائے عذاب ہونا یقینی ہے کیونکہ ان کے کیفر کردار کو پہنچنے میں گنے چنے دن باقی رہ گئے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ۝ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۗ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ۝

ترجمہ:۔ کیا تُو نہیں دیکھتا کہ ہم نے شیطانوں کو منکروں پر مسلط کر رکھا ہے کہ وہ ان کو گناہ پر اکساتے رہیں۔ پس تو ان کے بارہ میں جلدی نہ کر۔ ہم نے ان کی تباہی کے دن گن رکھے ہیں۔

الغرض کثرت مال و اولاد یعنی خوشحالی کے نتیجہ میں بد اعمالیوں کی کثرت گمراہی پر دلالت کرتی ہے اور اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ لوگ ہدایت سے دور جا پڑے ہیں کیونکہ اگر وہ راہ ہدایت پر ہوتے تو وہ اس کے لازمی نتیجہ کے طور پر وہ افعال سیئہ کے قریب نہ پھٹکتے اور ان سے ہمیشہ اعمال صالحہ ہی سرزد ہوتے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت کفار مکہ کی یہی حالت تھی وہ افعال شنیعہ میں سر سے پاؤں تک غرق تھے اور محض اپنی دولت اور جتھہ پر فخر کرتے ہوئے اپنے آپ کو ہدایت یافتہ سمجھتے تھے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں

وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا

کہہ کر اس کی تردید فرمائی اور بتایا کہ اگر وہ اپنے مسلک میں حق پر ہوتے تو انہیں ضرور اعمال صالحہ بجالانے کی بھی توفیق ملتی۔ اس میں شک نہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ پر ایمان لانے والے تعداد میں تھوڑے اور کمزور و بے بضاعت ہیں لیکن چونکہ ہدایت پر ہونے کی وجہ سے انہیں اعمال صالحہ بجالانے کی توفیق مل رہی ہے۔ اس لئے غالب یہی آئیں گے اور جس حق کے یہ علمبردار ہیں وہ پھیل کر رہے گا۔

میرا پہلا سفر قرطبہ و غرناطہ کے

مکرم اقبال احمد صاحب نجم شاہد مبلغ سپین مقیم قرطبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرزمین سپین کو قدرتی حسن و جمال اور زیبائش کے لحاظ سے یکتائے روزگار کہنا چاہیئے فرانس سے شروع کر کے تینوں اطراف پھیلے ہوئے اس جزیرہ نما کی وسعتوں میں بہت سی دلکشی اور جنت نظیر وادیاں پائی جاتی ہیں۔ اور کہیں بلند و خوشنما پہاڑی سلسلوں کی چوٹیوں پر چمکتی ہوئی برف آنکھ کو خیرہ کئے دیتی ہے۔ اور کہیں اُن کے دامن میں پھیلی وادیوں میں جنگلی پھولوں سے لدی ہوئی جھاڑیاں قلب و نظر کو فرحت بخشتی ہیں۔ اس کی ڈھلانوں اور بلندیوں پر ہر جگہ زیتون اور بادام کے درختوں کی حد نظر تک بکھری ہوئی قطاریں اور اُن کے درمیان خنک و شفاف دریا اور آبشاریں۔ چشمے اور جھرنے روحِ انسانی کے لئے نشاط و محویت اور سکون و طمانیت کا سامان کرتے ہیں۔ اس خطۂ ارض کا حُسن لاکھوں سیاحوں کی توجہ کا مرکز بنتا ہے اور ہر سال اس کے حسن و جمال کی محویت میں کھو جانے کو وہ کشاں کشاں چلے آتے ہیں۔ اس کے تاریخی مقامات اور ساحل انہیں پیار سے اپنے میں یوں سمیٹ لیتے ہیں جیسے وہ اپنے ہی ہوں۔

سرزمین سپین جو کئی سو سال تک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اللہ اکبر کی صداقتوں کی امین رہی۔ خدا تعالیٰ کے دست قدرت کی تخلیقات کی رہین ہے۔ اور زبانِ حال سے اس کی وحدانیت اور تسبیح و تحمید کا نقارہ پیٹ رہی ہے خدا تعالیٰ کی عظمت و جبروت اب بھی نگاہ رکھنے والوں کو ورطۂ حیرت میں ڈال رہی ہے۔ مگر کم ہیں ایسی نگاہیں جو گل و نسترن سے لدی ہوئی وادیوں میں اس کی قدرت کا تماشہ دیکھ لیتی ہوں کم ہیں ایسے کان جو خنک و چنچل پہاڑی دریاؤں اور آبشاروں کی دلکش نغمہ ریز آوازوں میں خدائے رحمٰن کی دلکش و سکون پرور آواز کو سُن لیتے ہوں۔

۱۸ اپریل ۱۹۷۵ء کی سہانی سہ پہر کو میں بمع چند سپینش دوستوں کے سفر اندلس (ایکجن) پر روانہ ہوا۔ ہم میڈرڈ (ماتریڈ) کے ضلع میں سے ہوتے ہوئے تولیدو (طلیطلہ) کے ضلع کی طرف بڑھنے لگے۔ بہار بھی خوب جوبن پر تھی ہر پودہ اور اس کی شاخ گل ہائے رنگ رنگ سے لدی قدرت کی نیرنگیوں کے عجیب عجیب شاہکار پیش کر رہی تھی۔ میرے دل میں اندلس وہ مسلمانوں کا اندلس جہاں ہر طرف خدائے واحد کے پرستار رہتے تھے اُسے دیکھنے اور اُن کی عہد رفتہ کی نشانیاں دیکھنے کا شوق انگڑائیاں لے رہا تھا اور جذبات کا ایک طوفان تھا جو امڈا چلا آ رہا تھا۔

سندھ میں محمد بن قاسم اور سپین میں طارق بن زیاد تقریباً ایک ہی زمانہ میں آئے لیکن کتنا فرق پڑ گیا۔ ہندوستان میں مسلمان کروڑوں کی تعداد میں موجود ہیں اور یہاں دیکھنے کو بھی کوئی پرانا مسلمان دکھائی نہیں دیتا۔ جبکہ یہاں بھی اُسی طرح ہر طرف مسلمان ہی مسلمان بستے تھے۔ اسلام پر یہ اعتراض کرنے والے کہ وہ تلوار سے پھیلا ہے یہ نہیں دیکھتے کہ یہ اعتراض خود اُن پر لاگو ہوتا ہے۔ اس سرزمین میں ان کی صفائی اور بربریت اور ظلم کی داستانیں تاریخ کا لازمی حصہ ہیں کاش وہ مسلمان حقیقی مسلمان رہے ہوتے تو دنیا کی کوئی طاقت بھی انہیں اس سرزمین سے بے دخل نہ کر سکتی سچ فرمایا باری تعالےٰ نے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو تبدیل نہیں کرتا جب تک وہ اپنے آپ کو تبدیل نہ کر لیں اب خدا نے چاہا تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوانے پھر سے اس سرزمین کے باسیوں کے دل محبت اور برہان سے جیت کر اس سرزمین کو ظاہری اور باطنی لحاظ سے جنت نظیر بنائیں گے۔

میڈرڈ کا ضلع گزرا جس میں گندم کے ہرے بھرے کھیت لہلہا رہے تھے، تو ہم طلیطلہ کے ضلع میں داخل ہوئے۔ یہاں ہمیں دریائے "تاخو" کی بل کھاتی گزرگاہ ہمیں دکھائی دی آسمان پر ہلکے ہلکے میلے بادل تیرتے پھر رہے تھے شام ہو چلی تھی۔ دائیں بائیں۔ گہرے سبزی مائل درخت باریک باریک سفید پھولوں کے گچھے اپنی نئی نویلی شاخوں پر سنبھالے بڑی تمکنت سے کھڑے تھے۔ بہت سی جگہوں پر دریائے تاخو کے صاف شفاف پانی میں یوکلپٹس کے درخت بل کھاتے ہوئے جھکے جا رہے تھے۔ طلیطلہ کی پرانی مسجد دیکھنے پل بھر کو رکے آجکل یہ کسی جنرل کا مدفن ہے۔

یہاں سے جلد ہی ہم نے اپنا رخ سیوداد رئیال ضلع کی طرف کیا۔ جوں جوں آگے بڑھتے گئے بادل گہرے ہوتے گئے۔ اور پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ بسیرے کی تلاش میں زیتون کے درختوں میں اترنے لگے۔ میدانی علاقہ ختم ہوا اور سطح مرتفع کا علاقہ شروع ہو گیا۔ دور و نزدیک بادام اور اخروٹ کے درخت نظر آنے لگے بادام کی شاخیں پتوں سے بے نیاز مگر پھولوں سے لدی پھندی ہوئی تھیں۔ ہم تیزی سے بہت سے قصبات اور گاؤں کو اپنے پیچھے چھوڑتے جا رہے تھے، اچانک نظر ایک گاؤں کے سائن بورڈ پر پڑی (VALDE MORO) (ولد مورو) مسلمان کا بیٹا پھر ہم سپین کے ضلع (ALBACETE) البا سط میں داخل ہوئے یہ سپاٹ میدانی علاقہ ہے جیسا کہ اس کے عربی نام سے بھی ظاہر ہے، ہمیں بائی لین پہنچ کر رات بسر کرنی تھی۔ بھوک بھی لگی ہوئی تھی چنانچہ ایک ریسٹورنٹ میں کھانا کھایا یہ بڑی خوبصورت جگہ پر واقع تھا فضا خنک تھی اور تاریکی زیادہ ہو چکی تھی۔ گاہے بگاہے ہلکی ہلکی پھوار بھی پڑنے لگ جاتی تھی۔ دائیں بائیں سطح زمین کی پہنائیوں میں ٹمٹماتی روشنیاں انسانی گھروندوں کا پتہ دے رہی تھیں۔ اب ہم بائی لین کے قریب ہی تھے۔ قد آدم تیتر کے پوسٹروں والے بورڈ جگہ جگہ پر نظر آنے لگے LPERDEZ یہ وہ ہوٹل ہے جہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے پہلے سفر اندلس و سپین کے دوران رک کر کھانا تناول فرمایا تھا ہم یہاں کچھ دیر ٹھہرے رات کافی بیت چکی تھی چائے پی اور روانہ ہو گئے۔ باٹھیلین کے ایک ہوٹل VALENCIA ANDELUE میں ٹھہرے۔ آذان دی اور باجماعت نماز ادا کی دعاؤں اور ذکر الٰہی کے بعد سو گئے بائی لین نامی علاقہ اندلس کا دروازہ ہے مجھے بتایا گیا کہ یہاں سے نپولین کی افواج مات کھا کر واپس ہو گئیں تھیں۔

صبح جلد بیدار ہوئے نماز فجر باجماعت ادا کی اور تلاوت قرآن کریم کے بعد قرطبہ کی طرف رُخ کیا۔ ہم نے قرطبہ کی جامعہ مسجد دیکھتے ہوئے شام تک (MALAGA) مالاغا (مالقہ) پہنچنا تھا۔ ہم اب اندلس قدیم کے اُن علاقوں میں سفر کر رہے تھے جو خاص طور مسلمانوں کی شوکت و جبروت کی آماجگاہ رہ چکا ہے۔ ہر ہر پتھر ہر چٹان اور ہر ہر گوشہ اور ہر ہر مکان پر نظریں پڑتی تھیں اور دل کا عجیب عالم تھا۔ دل کہتا تھا کہ یہاں کبھی مسلمان رہے ہوں گے یہاں کبھی اذانیں گونجیں تھیں کبھی لا الہ الا اللہ کی گونج یہاں سے عرش تک پہنچی تھی۔ یہاں بھی قدوسیوں کے قافلے اترے تھے اور مومنین نے بود و باش کی تھی۔ لیکن اب کچھ بھی نہیں ہے اور پھر میری مستقبل کی طرف نظر گئی جب کہ پھر سب کچھ ہو گا تاریخ اپنے آپ کو دوہرائے گی پھر ہر طرف مسجدیں ہوں گی اذانوں کی گونج اور لا الہ الا اللہ کی صدا پھر آسمان کی طرف بلند ہو گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

اندلس کے مکانات سفید رنگ کے بنے ہوئے تھے۔ گویا تصویری زبان میں اب بھی امن و شانتی کا اعلان کر رہے تھے۔ سبز رنگ کے کھیتوں کے درمیان درمیان سے سفید رنگ کے چمکتے ہوئے یوں لگتے تھے جیسے عربی گھوڑوں کی پیشانی کی سفیدی چمک رہی ہو۔ کھجور کے درخت بھی دکھائی دینے لگ گئے تھے۔ زیتون اور کھجور مسلمانوں کا ہی لایا ہوا تحفہ ہے جو اپنی یادگار چھوڑ گئے۔ ہم اب قرطبہ سے ۵۰ کلومیٹر دور تھے۔ دریائے وادی الکبیر بل کھاتا ہوا ساتھ ساتھ دوڑتا جا رہا تھا ہم ایک قصبہ AN DUJAR میں سے گزرے یہاں کوئلے کی کانیں اور فیکٹریاں دیکھنے میں آئیں غالباً یہ لفظ بھی الدخان سے بگڑا ہوا لگتا ہے۔ کیونکہ کوئلے کے سیاہ دھوئیں اٹھتے ہوئے دور سے ہی دکھائی دے رہے تھے۔

ایک چوراہا سے دائیں طرف کو ایڈاموز کے لئے سڑک نکلتی ہے۔ یہ جگہ بہت پسند آئی۔ یہاں تھوڑی دیر رُکے سپینش دوستوں نے بتایا کہ اس علاقہ میں جو مونتورو MONTORO تک کا علاقہ ہے نصرانی فوجیں مجتمع ہوئی تھیں اور قرطبہ پر حملہ کے لئے آگے بڑھی تھیں۔ پھر ہم الکرپیو (ELCARPIO) گاؤں کے پاس سے گزرے نہ جانے یہاں کون سے کرب آزما لمحات گزرے تھے (آدمز کا یہ چوک وہ ہے جہاں اب ہماری مسجد پیدرو آباد (PEDRO ABAD) میں بن رہی ہے قرطبہ جاتے وقت پیدرو آباد سے چند کلومیٹر آگے (ELCARPIO) کا گاؤں ہے۔ عجیب کرشمہ الٰہی ہے کہ ہم اُس وقت یہاں رُکے تھے اور یہ جگہ ہمیں اچھی لگی تھی۔ الحمدللہ کہ خدا تعالیٰ کو بھی یہ جگہ پسند آ گئی اپنے مقدس گھر کے لئے) قرطبہ سے ۱۲ میل ادھر (ALCOLIA) کا گاؤں ہے اس کے پاس میدان ہیں ان میدانوں میں مجھے بتایا گیا کہ گھمسان کی جنگیں نصرانی فوجوں اور مسلمانوں کی فوجوں کے درمیان ہوئی تھیں۔ بالآخر مسلمان قرطبہ چھوڑ کر غرناطہ چلے گئے۔

قرطبہ پیالہ نما نشیبی ڈھلانوں کے درمیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زرخیز اور سرسبز زمین میں واقع ہے۔ ڈھلانوں پر چنگیری گائیاں چرتی ہوئی بھلی معلوم دیتی تھیں علی الصبح ½ ۱ بجے ہم یہاں پہنچے۔ قدیم شہر کی سڑکیں اور گلیاں پتھروں سے بنی ہوئی ہیں۔ تنگ گلیاں پرانے وقتوں کی یادگار ہیں یہ وہ عظیم شہر ہے جس میں سے دریائے وادی الکبیر گزرتا ہے۔ یہ علاقہ کوہ سیرا مورینا کے سرسبز میدانوں کے درمیان واقع ہے یہ شہرت کے لحاظ سے کبھی بغداد کا ہم پلہ تھا تمام یورپ کے شاگرد یہاں مختلف علوم و فنون سیکھتے تھے۔ یہاں کی اس عظیم الشان مسجد کی شان نرالی تھی لیکن اب اس کی شان و شوکت ختم کر دی گئی ہے اور اس شہر میں ابن عبدربہ مصنف کی کتاب العقد الفرید مشہور فلسفی ابن رشد۔ مشہور ادیب ابوالولید احمد بن زیدون۔ مشہور فقیہ ابن حزم مشہور فلسفی ابن زہر اور ابوبکر بن قزمان امام الزجالین مشہور مورخ ابن حیان۔ دولتِ مروانیہ کا مشہور شاعر اور رشحات کا موجد مقدم بن معافر جس کے رشحات اور اشعار الحمراء میں سنگ مرمر کے کام سے لکھے ہوئے ہیں یہ سب عظیم شخصیتیں اس عظیم شہر کو زینت دیتی رہی ہیں۔ کبھی اس کی آبادی ۴ لاکھ کے قریب تھی اب تو ایک چوتھائی سے بھی بہت کم ہے۔

۹۲ھ میں خلیفہ عبدالرحمٰن الاموی نے یہ مسجد جامع بنوائی تھی جو تین بار بڑی کی گئی۔ اب آثارِ قدیمہ کے طور پر سیاحوں کا مرجع بنی ہوئی ہے۔ اس کے اندر گرجا بنا کر مریم اور عیسیٰ علیہ السلام کے بت رکھ دیئے گئے ہیں۔ خدا کرے وہ دن جلد آئیں جب یہ پھر سے خانۂ خدا بن جائے اس مسجد کو خوب گھوم پھر کر دیکھا یہ مسجد سپین کی آمدن میں بھی اضافہ کرتی ہے کیونکہ اس کو چاروں طرف سے بند کیا ہوا ہے اور ٹکٹ لگا ہوا ہے، گو بہت کچھ مٹا دیا گیا ہے مگر محرابیں ویسی ہی محفوظ رکھی ہوئی ہیں اور چند کتبات بھی عربی زبان کے لگے ہوئے ہیں ایک دو ستونوں پر جو اندھیرے میں تھے کلمہ طیبہ لکھا ہوا صاف پڑھا جا رہا تھا گو باقی ستونوں پر سے مٹا دیا گیا ہے مسجد کو دیکھ کر ہم رخصت ہوئے یہاں سے الوداع ہوتے ہوئے دل میں چبھن اور دکھ کا احساس ہو رہا تھا۔

ہم یہاں سے فارغ ہو کر مالقہ کی طرف روانہ ہوئے چڑھائی تھی اور چڑھائی چڑھتے ہوئے ہم قرطبہ کو پیچھے نشیب میں چھوڑے چلے جا رہے تھے۔ سرخ و سفید مکان ہمیں الوداع کہہ رہے تھے عظیم قرطبہ جس کی مٹی سے سینکڑوں علماء فضلاء نے جنم لیا اور جو ابھی تک مسلمانوں کی عظیم جامع مسجد کو سینے پر محفوظ رکھے ہوئے ہے مجھے الوداع! قرطبہ سے آگے راستہ بہت پیارا ہے۔ قدرتی مناظر سے بھرپور علاقے ہیں، زیتون کے درخت ڈھلوانوں پر اوپر چڑھتے ہوئے جنگلی بھینسوں کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔

تھوڑی دور گئے تھے کہ ایک چھوٹا سا دریا LUCINA لوسینا نظر پڑا۔ آگے ایک گاؤں (JAULA) جولہ دیکھا۔ پھر ایک دریا (RIOANZUR) النظر کے پاس سے چکر کھاتی ہوئی سڑک پر سے گزرے دونوں طرف گھنے درخت تھے ہلکے بادل چھائے تھے۔ سہ پہر کا وقت تھا پھوار بھی گاہے بگاہے پڑنے لگتی تھی۔ قدرتی مناظر میں ایسا کھویا کہ وقت کا احساس ہی نہ رہا ایک قصبہ (BENAM) بے نام میں ٹھہرے ایک دوکان سے اشیاء خورد و نوش لیں۔ دوکاندار نے بتایا کہ اس قصبہ میں ایک شاہی محل ہوتا تھا جو اب کھنڈر بنا ہوا ہے آگے بڑھے اور ایک خوبصورت سی جگہ تلاش کر کے ڈیرا لگا دیا۔ کھانا کھایا نمازیں پڑھیں اور پھر چل پڑے ایک گاؤں (ELTEJAR) "التجار" کے قریب سے گزرے اس علاقہ کی مٹی سرخ ہے اور بڑی زرخیز ہے بادلوں نے پہاڑوں کی چوٹیوں کو ڈھانپا ہوا تھا۔ بادام اور سیب کے درخت عام تھے آڑو اور ناشپاتی کے درخت بھی دکھائی دیتے تھے تمام علاقے میں انگور بھی بہت عام دیکھنے میں آیا۔ بہار جوبن پر تھی اور ہر درخت پھولوں سے لدا پھندا قدرت کا ایک شاہکار بنا ہوا تھا۔ مالقہ ۵۸ کلومیٹر ابھی رہتا تھا۔ ادھر اُدھر زرد رنگ کے پھولوں کی جھاڑیاں بکثرت بکھری ہوئی تھیں جلد ہی ہم (RIOGUDAL MEDINA) دریائے وادی المدینہ کی وادی میں پہنچ گئے تقریباً ۱۰-۱۲ پل اس دریا پر بنے ہوئے ہیں جن پر سے ہم گزرے اس وادی میں پھولوں کی بہت بہتات تھی۔ ایک جگہ رک کر کھانا کھایا اور نمازیں پڑھیں اور شام گئے ملاغہ پہنچے ایک ہوٹل روما نامی میں جو بندرگاہ کے قریب ہی ہے جگہ ریزرو کرائی اور پھر بندرگاہ پر چلے گئے اس علاقہ میں کھجور کے درخت کافی پائے جاتے ہیں۔ مالقہ سے قبل ایک گاؤں (ALAMEDA) "الاحمد" نے توجہ کو اپنی طرف کھینچا۔ بندرگاہ پر سیاحوں میں لٹریچر تقسیم کیا۔ واپس آ کر نماز پڑھی اور ایک سپینش دوست کو کئی گھنٹے تبلیغ کی۔ الصبح پھر بندرگاہ پر گئے ایک بحری جہاز (DELMA) روانگی کے لئے تیار ہو رہا تھا۔ اس کے مسافروں کو لٹریچر تقسیم کیا۔ سمندر کے کناروں مچھیروں کو تبلیغ کی اور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے متعلق خیال آیا کہ آپ بھی مچھیروں کو تبلیغ کرتے رہے اور اول المومنین ان ہی میں سے تھے۔ الحمدللہ اس طرح اس یورپ کے کنارے تک تبلیغ پہنچی اور حضرت اقدس کا الہام کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" ایک دفعہ پھر پورا ہوا۔ پرانا قلعہ دیکھنے گئے۔ القصر دیکھا جہاں مسلمانوں کے استعمال کے برتن سنگ مرمر کی محرابیں آیات قرآنی اور عربی عبارات لکھی ہوئی دیکھیں یہاں سے ۱۱ بجے علی الصبح روانہ ہوئے اب ہم نے غرناطہ جانا تھا جو یہاں سے ۱۲۷ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ راستہ میں پہاڑی میں کئی سرنگیں بھی آئیں۔ ایک دریا (RIOFRIO) دریائے خنک پر سے گزرے ایک گاؤں (ALMADE GRANADA) "المعی غرناطہ" گزرا جلد ہی دریائے (GEMIL) یعنی جمیل یا شنیل آ گیا اس کے بعد ہم غرناطہ کے علاقہ میں داخل ہوئے۔

یہ بلندی کوہ کے ڈھلوان پر واقع ہے اندلس کے آخری حاکم بنو احمر یہیں رہتے تھے۔ شاہ فرڈیننڈ اور ملکہ ایزابیل نے ۱۴۹۲ء میں اس شہر پر قبضہ کیا اور مسلمان یہاں سے رخصت ہوئے شہر کے ایک طرف بلند برف پوش سلسلہ کوہ ہے۔ جو اب تک "ملحقین" (MULHACUIN) کہلاتا ہے یہاں الحمراء کا شاہی محل ہے یہ محل اس عظمت رفتہ کی جیتی جاگتی تصویر ہے جو مسلمانوں کو اس خطہ میں حاصل تھی میری نظر سب سے پہلے پڑی تو لکھا تھا

وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ

پھر جا بجا مختلف طریق سے لکھا تھا۔

وَلَا غَالِبَ اِلَّا اللّٰهُ۔ وَالْعِزَّةُ لِلّٰهِ

وَالْقُدْرَةُ لِلّٰهِ۔ وَالْمُلْكُ لِلّٰهِ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہی حقائق کو چھلے پر لکھوا کر رومال کے ساتھ خدام انصار و اطفال کو گلے میں ڈالنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ اور یہی عبارات مسجد اقصیٰ ربوہ پر تحریر کی گئیں ہیں۔ اس محل کو دیکھنے میں کافی وقت صرف ہوا۔ اس کے بعد ملحقہ شاہی باغ جنت اللطیف (GENERLIFE) پر نظر ڈالی اس کا ذکر عرب شعراء کے کلام میں بھی موجود ہے چنانچہ ابن زیدون نے اپنے قصیدہ میں بھی اس کا ذکر کیا ہے۔

غرناطہ بڑا روشن شہر ہے۔ غرناطہ سے نکل کر ہم ایک گاؤں (EL ZEGRE) "الزجر" کے قریب ٹھہرے اور کھانا کھایا۔ اس علاقہ میں بھی تیتر اور خرگوش بہت ہیں۔ جھاڑیوں میں دوڑتے پھرتے تھے اس ضلع سے نکل کر خائن کے ضلع میں داخل ہوئے (HUELMA) حیلمہ اور (MENGEBER) مِنْ جَبَرْ (AGROMEN) آغرمن کے گاؤں سے گزرتے ہوئے خائن کے شہر میں پہنچ کر شہر سے باہر نکل کر گندم کے ایک لہلہاتے کھیت کے ساتھ ایک سرسبز میدان میں اذان دے کر نمازیں ادا کیں اور تیزی سے میڈرڈ کی طرف روانہ ہو گئے۔۔۔

(LINARES) کا خوب صورت شہر آیا جہاں بہت سی کانیں ہیں اور یہاں پاکستانی کافی تعداد میں رہتے ہیں کچھ دیر ٹھہرتے ہوئے وادی الین ـــــ (GUADELLEN) کے ساتھ ساتھ آگے بڑھے اور بائیلین (BAILEN) سے ہوتے ہوئے ایک گاؤں (ALISEDA) "علی سیدہ" کے پاس سے ہوتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ میدانی علاقہ شروع ہو چکا تھا۔ اور دور دور تک انگور کے پودے قطاروں میں بڑے بھلے معلوم ہوتے تھے یہ سفر تیزی سے طے کرتے ہوئے ہم بعد المسافات میڈرڈ پہنچے اور اندلس کی خوبصورت وادیوں اور مسلمانوں کے آثار کی ناقابلِ فراموش یادیں ہمیشہ کے لئے ذہن میں نقش کر کے ساتھ لے آئے۔

(نوٹ) یہ بات بھی دلچسپی کا باعث ہوگی۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو جنوری ۱۹۷۴ء میں اپنی دعاؤں سے سپین کے لئے روانہ کیا خاکسار نے ½۱ سال کے قریب میڈرڈ میں قیام کیا۔ مکرم مشنری انچارج صاحب نئی جگہ پر مشن کھولنا چاہتے تھے۔ وقت کی ضرورت کے تحت مجھے (PUERTOLLANO) ضلع سیوداد مرئیال میں مقرر کیا گیا۔ ہر کام کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں وقت مقرر ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں اور خصوصی توجہ سے وہ روزِ عید بھی آ گیا۔ جب کہ اب قرطبہ سے باہر دریائے گوادالکبیر کے پاس آدمز کے چوک پر ہماری مسجد احمدیہ پیدرو آباد بن گئی ہے۔ خدا نے چاہا تو اس کا افتتاح بھی باقاعدہ طور پر ہمارے پیارے امام فرماویں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و تندرستی کے ساتھ رکھے اور بہت لمبی عمر عطا فرمائے آمین ان کی راہنمائی میں کاروانِ احمدیت تیز گام کر کے آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔ آمین ثم آمین۔

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے وقف جدید دفتر بالغان کے ۲۵ ویں اور دفتر اطفال کے ۱۷ ویں سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

"جہاں تک مالی قربانی کا تعلق ہے تو جو بجٹ اپنے جائزہ کے مطابق وقفِ جدید بناتی ہے ابھی وہ بجٹ عملاً ہم نے پورا کرنا شروع نہیں کیا۔ اس لئے جہاں تک مالی قربانی کا سوال ہے میں امید کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ سالِ رواں میں اپنے بجٹ کو پورا کر دے گی۔" انشاء اللہ

براہِ مہربانی امراء و صدر صاحبان سیکرٹریانِ وقفِ جدید اور معلمین وقفِ جدید وعدہ جات کے حصول اور وصولی کے لئے ابھی سے کوشش فرما دیں اور اس سلسلہ میں اپنی مساعی کی رپورٹ دفتر میں بھجوائیں۔ نیز اس دوران بھجوائی جانے والی رقوم کی تخصیص کیا کریں کہ یہ رقم سالِ گزشتہ ۱۹۸۱ء/۱۳۶۰ھ کی ہے یا سالِ رواں ۱۹۸۲ء/۱۳۶۱ھ کی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو احسن رنگ میں خدمتِ دین کی توفیق دے۔ آمین۔

(ناظم مال وقف جدید ـــ ربوہ)

اِسْتَعِيْنُوْا عَلَى الْحَوَائِجِ بِالْكِتْمَانِ مدد چاہو اپنی ضروریات پر رازداری کیساتھ (حدیث النبیؐ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اجیبو سرکٹ کی سہ ماہی میٹنگ

منعقدہ مورخہ ۲۹، ۳۰ نومبر ۱۹۸۱ء

بمقام ORU ارو، OMU اومو میں مسجد کی سنگِ بنیاد کی تقریب

(مکرم مولوی صفی الرحمٰن صاحب خورشید سنوری مبلغ سلسلہ اجیبو اوڈے ـــ نائیجیریا)

اجیبو سرکٹ کی سہ ماہی میٹنگ کی دفعہ بمقام ORU ارو منعقد ہوئی جو کہ اجیبوڈے سے تقریباً ۲۵ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے یہاں پر گزشتہ اپریل میں احمدیہ موومنٹ کے تمام ممبران نے جماعت میں شمولیت اختیار کر کے پھر سے خلافت حقہ احمدیہ سے وابستگی کا عہد کیا تھا الحمد للہ یہاں کی جماعت اب جماعت کے تمام پروگراموں میں باقاعدہ حصہ لے رہی ہے۔

ہمارے سرکٹ کی کل سولہ جماعتیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے صرف دو جماعتوں کے نمائندے شامل نہ ہوئے باقی سب مشنوں سے نمائندگی ہوئی۔

اجلاس اوّل

نماز ظہر و عصر کے بعد محترم سرکٹ چیئرمین جناب الحاج سعید اجیبانو صاحب زیر صدارت محترم الفا اکبتی صاحب تلاوت قرآن مجید سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد محترم سیکرٹری صاحب نے گزشتہ میٹنگ کی کارروائی پڑھی۔

خاکسار نے اپنی تقریر میں ممبران کو جماعت سے اور خصوصاً نظام سے وابستگی، عمدہ نمونہ اور بد رسومات سے اجتناب چندہ جات کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔

محترم سرکٹ چیئرمین صاحب نے اپنی تقریر میں سب احباب کو اس بات کی تلقین فرمائی۔ کہ (حضرت اقدس) کا پیغام نہ صرف اس قصبہ میں بلکہ ہمارے سرکٹ کے ہر گھر اور ہر کونہ میں پہنچایا جائے۔ اور اس کے لئے انہوں نے کہا کہ صرف تبلیغ ہی کافی نہیں آپ دعا سے بھی کام لیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے۔

محترم الحاجی غنی حسن نماکو صاحب نے بھی ممبران کو مالی قربانی کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد جماعت کے دوسرے مسائل یعنی تعلیم القرآن کلاسز کا اجراء، تبلیغی سرگرمیوں کو از سر نو شروع کرنے۔ مالی قربانی نہ کرنے والوں سے رابطہ وغیرہ کی تجاویز پر غور کیا گیا۔ دسمبر میں ہونے والی کل نائیجیریا سالانہ کانفرنس کی تیاری کے لئے پروگرام مرتب کیا گیا اور مشنوں نے اس کانفرنس کے لئے چندہ کی ادائیگی بھی کی۔ اور یہ اجلاس تقریباً دو گھنٹے جاری رہنے کے بعد اختتام پذیر ہوا۔

اجلاس دوم۔ پبلک لیکچر

اجلاس اوّل کے بعد تمام ممبران قصبہ ORU ارو کے وسط میں ایک کھلی جگہ جمع ہوئے اور لاؤڈ سپیکر پر اس سے قبل لیکچر کے لئے عام گاؤں والوں کو اطلاع کر دی گئی تھی۔ محترم الحاجی حسن نماکو صاحب قائد سرکٹ کی زیر صدارت اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے جو کہ محترم الفا آدمز صاحب نے کی۔ اس کے بعد محترم الحاجی نماکو صاحب نے احباب کو جماعت کے قیام کی غرض و غایت پر مختصر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد محترم الفا آڈیکو صاحب آف (صالح۔ سکرٹری) مشن نے تقریر کی اور بڑی وضاحت سے احباب کو بتلایا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے جو دعویٰ کیا ہے وہ قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں بالکل ٹھیک ہے اور اس کے بارہ میں اس سے قبل کے آئمہ نے بھی اتفاق کیا ہے۔

محترم الفا صالح الآتی صاحب لوکل مبلغ نے تقریر کی۔ اس کے بعد محترم الحاجی اجیبانو صاحب نے "احمدیت سے ہم نے کیا پایا" پر تقریر فرمائی اور بتلایا کہ ہم کس طرح دین کی تعلیم سے غافل تھے۔ احمدیت نے کتب کے تراجم اور سب سے بڑھ کر قرآن مجید کا ترجمہ نہ صرف انگلش بلکہ ہماری لوکل زبان یوربا میں کر کے ہماری ایک تشنگی کو دور کیا ہے اس طرح سے انہوں نے بتلایا۔ کہ ہم نے ایک آواز پر لبیک کہی اب ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر طرح سے اس نعمت کی قدر کریں۔ تاہم اللہ تعالیٰ کی زیادہ سے زیادہ برکات لے سکیں۔

آپ کی تقریر کے بعد صدر محترم نے احباب کو سوالات کی دعوت دی۔ خاکسار نے اور محترم الفا الآتی صاحب نے سوالات کے جوابات دیئے۔

آخر میں سب احباب کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور یہ اجلاس دعا کے ساتھ نماز مغرب و عشاء کے لئے برخاست ہوا۔

مغرب و عشاء کی نماز خاکسار نے پڑھائی اور اس کے بعد درس حدیث دیا۔ جس میں اخلاق کو بہتر بنانے اور تربیت اولاد کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی گئی۔

دوسرا دن

اگلے روز صبح محترم الفا صالح الآتی صاحب نے نماز تہجد باجماعت پڑھائی اور نماز فجر کے بعد آپ نے قرآن مجید کا درس سورۃ صف میں سے دیا اور احباب کو اسمہٗ احمد کی پیشگوئی سے آگاہ کیا۔

ناشتہ کے بعد احباب جماعت کی یہ دو روزہ سرکٹ میٹنگ اختتام کو پہنچی۔ مگر احباب جماعت یہاں سے قافلہ کی صورت میں ۴۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر (OMU) میں مسجد کی سنگِ بنیاد کی تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔

اومو میں جماعت احمدیہ کی مسجد کا سنگِ بنیاد

اجلاس کی کارروائی محترم الحاجی عبد العزیز صاحب ابیولا پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نائیجیریا کی زیر صدارت خاکسار صفی الرحمٰن خورشید کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد لیگوس کے خدام نے قصیدہ یا عین فیض اللہ پڑھا اور (OMU) جماعت کے سیکرٹری صاحب نے تمام احباب کو خوش آمدید کہا۔ محترم الحاجی ابیولا صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں مسجد کی تعمیر کے بارہ میں بتلایا اور بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی تعمیر کی اہمیت بیان فرمائی ہے محترم الفا راجی صاحب آف آبادان نے مالی قربانی کی اہمیت بتلائی اور ساتھ ہی آپ نے احمدیت کے بارہ میں لوگوں کو بتلایا۔

اس کے بعد محترم الحاج علی صاحب جو غیر از جماعت تھے انہوں نے چندہ کی اپیل کرتے ہوئے اپنی طرف سے دو ہزار نیرے (تقریباً ۳۲ ہزار پاکستانی روپے) دے کر دوسرے دوستوں سے اپیل کی کہ وہ بھی خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے دل کھول کر چندہ دیں آپ کے بعد موجود تمام احباب نے انفرادی طور پر اور دوسری جماعتوں کی طرف سے تقریباً دس ہزار نیرے (ایک لاکھ چالیس ہزار روپے) کی نقد رقم جمع ہوئی اس طرح سے بہت سے دوستوں نے سیمنٹ بلاک وغیرہ کے وعدہ جات بھی کئے۔

اس کے بعد سب سے پہلے محترم الحاجی ابیولا صاحب نے محراب کی جگہ پر سنگِ بنیاد رکھا اور آپ کے بعد محترم الحاجی علی صاحب چیف امام صاحب (OMU) اموں ٹاؤن اور خاکسار نے سنگ بنیاد رکھا محترم بانجو صاحب نے تمام احباب کا شکریہ ادا کیا اور لوکل امام صاحب اموں نے دعا کروائی اور تمام حاضرین کی مشروبات اور کھانے سے تواضع کی گئی اور یہ تقریب بڑی کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی۔

جو مہمان آتا ہے اپنی قسمت ساتھ لاتا ہے

مہمانوں کے ساتھ حضرت اقدس کا مثالی سلوک !

حکمت کی بات

ایک مرتبہ مہمانوں کے زیادہ آجانے پر حضرت میر ناصر نواب صاحب نے کہا کہ حضرت! اب کے تو دیوالہ نکل جائیگا اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ مومن کا کبھی دیوالہ نہیں نکل سکتا جو آتا ہے اپنی قسمت ساتھ لاتا ہے جو جاتا ہے برکت چھوڑ جاتا ہے۔

(قمر الانبیاء صفحہ ۲۳۳ مؤلفہ شیخ محمد اسماعیل صاحب)

مہمان کا اکرام

ایک موقعہ پر جبکہ حضرت اقدس اپنے کمرے میں تشریف رکھتے تھے اور اس وقت باہر سے آئے ہوئے کچھ مہمان بھی آپ کی خدمت میں حاضر تھے کسی شخص نے دروازہ پر دستک دی اس پر حاضر الوقت لوگوں میں سے ایک شخص نے اٹھ کر دروازہ کھولنا چاہا۔ حضرت اقدس نے ان صاحب کو اٹھتے دیکھا تو جلدی سے اٹھے اور فرمایا ٹھہریں ٹھہریں میں خود دروازہ کھولونگا۔ آپ مہمان ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مہمان کا اکرام کرنا چاہیئے۔

(در منثور صفحہ ۲۷، ۲۸)

مہمان کا خیال

ایک مرتبہ گھر کی کسی خادمہ سے کسی مہمان کو تکلیف پہنچی حضرت اقدس کو خبر ہوئی تو حضور کا چہرہ مارے غصہ کے سرخ ہو گیا اور آپ نے فرمایا مجھے اس سے اس قدر تکلیف ہوئی ہے کہ اگر میرے چاروں بچے بھی مر جاتے تو اتنی تکلیف نہ پہنچتی۔ (قمر الانبیاء صفحہ ۲۳۴)

مہمان کی تواضع

حضرت اقدس اپنے مہمانوں کی اس قدر خاطر تواضع کرتے تھے۔ کہ بیان سے باہر ہے۔ اندر گھر میں روٹی پک رہی ہے۔ اور آپ بذات خود یک یک روٹی مہمان کے لئے لا رہے ہیں تاکہ مہمان گرم کھانا کھائے مہمان ہر چند اصرار کرتا اور شرمندہ ہوتا مگر حضور نہیں مانتے

(قمر الانبیاء صفحہ ۲۳۴)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

(مرسلہ عبد المالک نمائندہ خالد/تشحیذ الاذہان۔ لاہور)

سب سے بڑا گناہ

"ایک دفعہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کو تکبر کرنے سے منع فرما رہے تھے کہ یہ بہت بڑا گناہ ہے لوگوں نے پوچھا گناہ تو سب ہی بڑے ہیں تکبر کی کیا خصوصیت ہے اس پر آپ نے فرمایا اور جتنے گناہ ہیں ان کی سزا میں تو دیر ہو جاتی ہے لیکن تکبر ایسا گناہ ہے جس کی سزا فوری مل جاتی ہے کیونکہ متکبر مخلوق کی نظروں سے گر جاتا ہے یہ سخت ترین سزا ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ کا ضروری اعلان

علمی تصانیف پر ساڑھے بارہ ہزار روپے سالانہ کے انعامات

حضرت مصلح موعود نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقع پر احباب جماعت کے سامنے سلسلہ کی کتب کی تصنیف کے بارے میں ایک جامع سکیم رکھی تھی۔ اس سکیم کی ترغیب کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے اڑھائی اڑھائی ہزار روپے کے پانچ انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ انعامات ان کتب کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل وسیع عنوانات کی شقوں میں سے کسی ایک شق کے تحت آجائیں۔

پہلا انعام:- بنیادی اسلامی عقائد مثلاً ہستی باری تعالیٰ۔ صفات الٰہیہ۔ ضرورت نبوت۔ معیار شناخت نبوت۔ دعا۔ قضا و قدر۔ بعث بعد الموت۔ بہشت و دوزخ۔ معجزات۔ ضرورت شریعت وغیرہ

دوسرا انعام:- اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق کا کوئی پہلو۔

تیسرا انعام:- تاریخ مذہب۔ تاریخ انبیائے سابقہ۔ تاریخ اسلام۔ کسی ملک میں اسلام پھیلنے کی تاریخ تاریخ احمدیت۔ صحابہؓ یا کسی ممتاز مسلمان کی تاریخ و سیرت وغیرہ

چوتھا انعام:- اسلامی اقتصادیات مثلاً "بنکنگ اور سود"۔ "نظام بیمہ"۔ "لیبر اور متعلقہ مسائل"۔ "تجارتی کمپنیوں کا نظام"۔ "انڈسٹری"۔ "بین الاقوامی تجارت" (ان مضامین پر اسلامی نقطہ نگاہ سے روشنی ڈالنے کے علاوہ رائج الوقت نظام کے ساتھ موازنہ بھی کرنا ہوگا)۔ کسی دنیوی علم کی ترقی کے لئے مسلمانوں کی تحقیق اور اس کی ترقی میں ان کا حصہ۔

پانچواں انعام:- کوئی علمی موضوع جو اوپر کی شقوں میں شامل نہ ہو۔

شرائط

۱۔ یہ انعام ہر سال دیا جائے گا۔ اس کے لئے سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک شمار ہوگا۔

۲۔ مقابلہ میں وہی مسودات کتب شامل کئے جاسکیں گے جو یکم نومبر تک دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں موصول ہو جائیں گے۔ البتہ خاص حالات میں استثنائی طور پر اس کے بعد بھی کوئی مقالہ قبول کیا جاسکے گا۔

۳۔ یہ ضروری ہوگا کہ کتاب شائع شدہ نہ ہو بلکہ صرف مسودہ بھجوایا جائے گا۔

۴۔ یہ مسودہ بیس ہزار الفاظ سے کم نہ ہو۔

(الف) مسودہ کی دو مجلد کاپیاں داخل کی جائیں اور اس کی ایک نقل مؤلف اپنے پاس محفوظ رکھیں۔

(ب) مقالہ لکھنے سے پہلے مؤلف اپنے مقالہ کے مضمون کا مجمل ڈھانچہ ارسال کریں تاکہ متعلقہ کمیٹی اس پر غور کرکے اگر ضرورت سمجھے تو مضمون کو بہتر بنانے کے لئے مناسب رہنمائی کرسکے۔ (ج) مقالہ نویس اپنے مقالوں میں حوالہ جات مکمل درج کریں۔ جن میں کتاب کا سن طباعت اور مصنف کا نام ضروری طور پر شامل کیا جائے۔ (د) انگریزی خوان طبقہ توجہ کرے۔ جائز ہوگا کہ ایک عربی دان عالم اور ایک انگریزی دان مل کر انگریزی میں مقالہ مرتب کریں جو دونوں کے نام پر شمار اور شائع ہوسکے گا۔

۵۔ پرانی کتب زیر غور نہ آئیں گی۔

۶۔ انعام حاصل کرنے کے لئے ایک خاص علمی اور تحقیقی معیار مقرر کیا گیا ہے۔ اس معیار پر اترنے کا فیصلہ اور انعام کے قابل سمجھے جانے کا فیصلہ ایک بورڈ کرے گا جس کا تقرر اس غرض کے لئے صدر محترم فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہوا کرے گا۔ اس بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا اور اس کے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہیں ہوسکے گی۔

(۶۔ الف) مستحق انعام قرار دیئے جانے والے مقالوں کے مؤلفین کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے مقالوں کی اشاعت سے پہلے منصفین کی ہدایات کی روشنی میں اپنے مسودوں کی تصحیح کرلیں۔

(۶ ب) نیز مسودہ کی ایک تصحیح شدہ نقل ریکارڈ کے لئے دفتر میں داخل کریں۔

۷۔ ضروری نہ ہوگا کہ ہر سال یہ انعام ضرور دیا جائے بلکہ اگر کسی سال کسی شق میں کوئی مضمون بھی معیار پر پورا نہ اترے تو اس سال انعام نہ دیا جائے گا۔

۸۔ انعام حاصل کرنے والے مضمون کا کاپی رائٹ مصنف کا ہوگا۔ لیکن انعامی مقالے یا تصنیف کے ۳/۱ حصہ کو بطور اقتباس شائع کرنے کا فضل عمر فاؤنڈیشن کو حق ہوگا۔ اور اگر تین سال تک انعامی مقالے یا تصنیف کو مصنف شائع نہ کرے تو کاپی رائٹ فضل عمر فاؤنڈیشن کا ہو جائے گا۔ مقالہ نویسندگان اپنے اپنے مقالوں کی کم از کم دو مطبوعہ مجلد کاپیاں فاؤنڈیشن کے دفتر میں بھجوائیں۔

(الف) اگر کسی مقالہ کی طباعت و اشاعت فاؤنڈیشن کے خرچ پر زیر غور ہو اور مصنف کا اصرار ہو کہ اسے مناسب رائلٹی ادا کی جائے تو فاؤنڈیشن اس پر غور کرسکتا ہے۔ یعنی رائلٹی دے کر مقالہ چھپوانا خارج از امکان نہیں۔

(ب) اگر مقالہ نویس اپنا مقالہ خود شائع نہ کرسکتا ہو اور مقالہ کی اشاعت فاؤنڈیشن کے نزدیک سلسلہ کے مفاد کے لئے ضروری ہو تو فاؤنڈیشن اس کی اشاعت کا مناسب انتظام کرے گا۔

۹۔ مندرجہ بالا پانچوں شقوں کے وسیع عنوانات کے ماتحت کسی عنوان کا قائم کرنا خود مصنف کا کام ہوگا مگر بہتر ہوگا کہ عنوان کے متعلق وہ صدر محترم سے استصواب کرلے۔ انعام یافتہ مقالہ کی طباعت سے قبل اس مقالہ کے عنوان پر دوبارہ غور کیا جائے گا۔

۱۰۔ اس امر کا فیصلہ کہ کوئی مضمون کس شق کے تحت آتا ہے یا یہ کہ کسی شق کے تحت بھی نہیں آتا محترم صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کا کام ہوگا اور اس کے بارے میں ان کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن۔ ربوہ)

پاکستان کے طول و عرض میں مختلف جماعتہائے احمدیہ کی طرف سے جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد

ملتان شہر

ملتان شہر کی جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیر صدارت چوہدری رشید احمد خانصاحب ۹ر جنوری ۸۲ء کو مسجد احمدیہ گل گشت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد جو علی الترتیب ڈاکٹر محمد شفیق صاحب سہگل اور ڈاکٹر میجر نصیر احمد صاحب نے کی صدر جلسہ نے احباب کرام کو درود شریف کا ورد زبانی رکھنے کی تلقین فرمائی۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر محمد شفیق صاحب سہگل، قاضی محمد اسحاق صاحب ناظم انصار اللہ ضلع ملتان۔ مکرم مولوی امداد الرحمان صاحب شاہد مربی سلسلہ اور مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ عناوین یہ تھے۔

ہمارا آقا۔ شفقت علی خلق اللہ۔ رحمۃ للعالمین۔ شان خاتم النبیینؐ حضرت بانی سلسلہ کی نظر میں۔ صدارتی خطاب کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جس کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کی طرف سے شیرینی تقسیم کی گئی۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد ملتان شہر)

لجنہ اماء اللہ ملتان

لجنہ اماء اللہ ملتان کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۵ر جنوری کو حلقہ چھاؤنی میں منعقد کیا گیا۔ صدرات کے فرائض صدر لجنہ ملتان نے ادا کئے۔ تلاوت قرآن شریف اور نظم کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں مضامین بین پڑھے گئے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات عورتوں پر۔ آپؐ کے اخلاق حسنہ۔ آپؐ کے مختصر حالات زندگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں حضرت اقدسؑ کے چند اقتباسات۔ آپؐ کی شفقت غلاموں اور عورتوں پر اور آپؐ کی شبیہہ مبارک کو بیان کیا گیا۔ جلسہ کے دوران آپؐ کی شان میں نظمیں پڑھی گئیں۔

اس سے قبل ۹ر جنوری کو مردوں کے جلسہ میں عورتوں نے شرکت کی۔ (صدر لجنہ اماء اللہ ملتان)

اوکاڑہ

۹ر جنوری ۸۲ء کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ اوکاڑہ میں زیر صدارت محترم قاضی عبد الحمید صاحب جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں

شیخ طارق محمود صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع ساہیوال۔ چوہدری حاکم علی صاحب مستری محمد حسین صاحب، خاکسار شیخ عبد الحکیم۔

جلسہ کے دوران مکرم شیخ ریاض احمد صاحب مکرم ڈاکٹر محمد اقبال صاحب نے علی الترتیب حضرت اقدس اور حضرت مصلح موعود کا نعتیہ کلام خوش الحانی سے سنایا۔ آخر میں صدر جلسہ نے اجتماعی دعا کرائی جس پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (شیخ عبد الحکیم سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

بدوملہی ضلع سیالکوٹ

جماعت احمدیہ بدوملہی کے زیر انتظام جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۹ر جنوری کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم رفیع الدین صاحب امیر جماعت مقامی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور نظم خوانی کے بعد ڈاکٹر مرزا محمد یوسف صاحب نے رحمۃ للعالمین اور مکرم بشیر احمد صاحب بابر نے غزوات میں اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تقاریر کیں آخر میں مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی نظر میں" پر خطاب فرمایا آپ نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور تلقین فرمائی کہ احباب اسوہ نبوی کی پوری پوری پیروی کرنے کی کوشش کریں اور آپؐ کے اخلاق کو نہ صرف خود اپنائیں بلکہ غیروں میں بھی ان کی اشاعت کریں۔ محترم صدر صاحب اجلاس کی اختتامی تقریر کے بعد محترم صوفی محمد اسحاق صاحب نے اجتماعی دعا کرائی جس پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ گاہ کو رنگ برنگی جھنڈیوں اور بجلی کے قمقموں سے سجایا گیا تھا۔ اور اس کے اردگرد حضرت اقدس کی تحریرات دربارہ شان رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم بینرز کی شکل میں لگائی گئی تھیں جلسہ میں غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔ (سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ بدوملہی)

چکوال

۹ جنوری ۸۲ء کو جماعت احمدیہ چکوال کے زیر اہتمام منعقدہ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ حضرت اقدس کا نعتیہ کلام مکرم ملک بشیر احمد صاحب نے سنایا اس کے بعد خاکسار صدر جلسہ نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی جس کے بعد مکرم ملک مبارک احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم" حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی تحریرات کی روشنی میں" اور خاکسار نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم روحانی مقام" کے عناوین پر تقاریر کیں۔ اجلاس کی کارروائی دعا پر ختم ہوئی۔

جلسہ میں مردوں کے علاوہ عورتوں نے بھی شرکت کی جن کے لئے پردہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ مسجد کی دیواروں پر متعدد بینرز لگائے گئے۔ رات کو مسجد میں چراغاں کا انتظام کیا گیا۔ جس کا انتظام مکرم حفیظ احمد صاحب بھٹی نے کیا۔ (محمد حسین شاہد مربی سلسلہ)

خوشاب

خوشاب میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۹ جنوری ۸۲ء کو مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد خاکسار سید عزیز احمد شاہد مربی سلسلہ نے "رحمۃ للعالمین" کے عنوان پر تقریر کی احباب جماعت کے علاوہ بعض غیر از جماعت دوست بھی جلسہ کی کارروائی سننے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ جلسہ کامیاب رہا۔ اور اس کے سلسلہ میں خدام انصار اور لجنہ اماء اللہ سب نے بڑی دلجمعی کے ساتھ باہم تعاون کیا۔ (سید عزیز احمد شاہ مربی سلسلہ)

لا الٰہ الا اللہ پڑھتے رہنا

(حضرت مولانا حکیم نورالدین۔ ناقل) نے ۲ فروری ۱۹۱۴ء کو ایسے درد سے درس دیا کہ سب پر رقت طاری ہوگئی بعض چیخیں مار کر رونے لگے آپ اس روز لوگوں کے کندھوں پر سہارا لے کر پہنچے اور بیٹھے بیٹھے درس دیا۔ فرمایا کہ جب میں مروں گا میری اولاد کے واسطے چندے ہرگز نہ لینا۔ ان کی مسکین یا یتیم کی طرح مدد نہ کرنا۔ میری اولاد کو بھی خدا اسی طرح دے گا جس طرح اس نے مجھے دیا۔ اپنے گھر والوں کو نصیحت فرمائی کہ دکھوں میں کبھی نہ گھبرانا۔ لا الٰہ الا اللہ پڑھتے رہنا۔ (سوانح حضرت۔ ص ۴۲-۴۳ شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

(مرسلہ مکرم عبدالمالک صاحب نمائندہ خالد/تشحیذ الاذہان۔ لاہور)

ناظم صاحب اطفال اپنا جائزہ لیجئے

- کیا آپ امام وقت کو دعا کے لئے لکھتے رہتے ہیں؟
- کیا آپ نے مجلس اطفال الاحمدیہ کی رپورٹ کارگزاری بروقت مرکز کو روانہ کر دی ہے۔؟
- کیا آپ نے اس ماہ اطفال کے دو اجلاس عام اور دو اجلاسات عاملہ منعقد کروائے ہیں؟
- کیا آپ نے کم از کم ایک جلسہ یوم والدین منعقد کروایا ہے؟
- کیا آپ اطفال اور ان کے والدین سے براہ راست رابطہ قائم رکھتے ہیں؟
- کیا آپ نے مرکز سے آمدہ خطوط پر کما حقہ، عمل کیا ہے؟

اگر ان کا جواب اثبات میں ہے تو آپ بہترین ناظم اطفال ہیں۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

"جو شخص بدرفیق کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں"

(حضرت اقدس)

دعائے مغفرت

میرے ماموں جان شیخ احمد علی صاحب اسٹیشن ماسٹر ریٹائرڈ ۱۷ اور ۱۸ جنوری ۱۹۸۱ء کی درمیانی شب بوقت ساڑھے دس بجے قریباً بعمر ۷۸ سال حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ماموں جان ذیابیطس کے مریض تھے جس سے کبھی کبھی آنکھوں پر اثر ہو جایا کرتا تھا۔ وفات کی رات بھی کچھ ایسا ہی اثر تھا۔ ایک عزیز سے سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد کو دعا کے لئے خطوط لکھوائے تیسرا خط اپنے بڑے بیٹے کو لکھ رہے تھے کہ پیشاب کی حاجت ہوئی۔ پیشاب کے لئے لیجایا گیا۔ پیشاب کے بعد اٹھانے کی کوشش کی گئی۔ چند انچ اٹھے لیکن ٹانگیں جواب دے گئیں اور روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ وفات کے وقت اس عزیز اور بیوی کے سوا کوئی موجود نہ تھا۔ آپ کے چار بچے ملک سے باہر ہیں۔ ایک بچہ شیخ لطیف احمد جو اٹامک انرجی میں چشمۂ بیراج میں مقیم تھا اطلاع ملنے پر جنازہ سے قبل پہنچ گیا تھا۔ جنازہ دارالذکر میں محترم منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا۔ بعد میں میت ربوہ لے جائی گئی جہاں بعد نماز عصر مکرم صوفی غلام محمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد نے دعا کرائی۔ مرحوم ایک عرصہ تک سیکرٹری دارالضیافت جماعت احمدیہ لاہور رہے۔ بہت ہی دعا گو بزرگ تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے۔ اور درجات بلند کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(کیپٹن شیخ نثار احمد۔ لاہور کینٹ)

درخواست دعا

میری بیوی حفیظ بیگم صاحبہ ۲۵ جنوری کی صبح سے درد گردہ کی وجہ سے سخت بیمار ہوگئی ہیں احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل وکرم سے صحت کاملہ وعاجلہ بخشے آمین۔ نیز عزیزان مشتاق احمد اور محمد خالد صاحبان تلاش روزگار کے سلسلہ میں کراچی گئے ہیں دوست دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کو باعزت روزگار عطا کرے۔ اور ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

(خاکسار محمد نواز گوارہ۔ فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ)

- خاکسار کی اہلیہ محترمہ دو ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ نیز میری بھانجی عفت النساء بعارضہ شوگر بیمار ہے ہر دو مریضوں کی کامل وعاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے نیز میرے لڑکے نے عزیز نصیر الدین نے بی کام (فائنل) کا امتحان گزشتہ ماہ دیا ہے۔ اس کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(قاضی رشید الدین پنشنر واقف زندگی۔ ربوہ)

- میری والدہ صاحبہ زینب بی بی اہلیہ غلام حسین صاحب مرحوم سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ رسالپور پر ۱۴ جنوری کو سہ پہر کے وقت فالج کا شدید حملہ ہوا ہے دائیں طرف بری طرح متاثر ہے کمزوری بہت ہوگئی ہے احباب جماعت سے نہایت درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (نصرت جہاں اہلیہ عبدالسمیع اسلم ۲۴۵/۲-۵ صادق آباد راولپنڈی)
- میرے داماد عزیزم حافظ امیر حسین صاحب کے چھوٹے بھائی عزیزم عبدالکریم صاحب ہیوی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں شدید بیمار ہیں۔ عزیز کا اپریشن ہوا ہے احباب دعا فرماویں اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ (محمد شفیع سلیم پوری۔ واہ کینٹ)
- خاکسار کی والدہ پیٹ کے عارضہ میں مبتلا ہیں تکلیف شدید ہے بیماری کا ابھی علم نہیں ہو سکا بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کی والدہ کو جلد از جلد شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (نعیم احمد طاہر۔ عراق)
- میرے خسر محترم شیخ عبداللہ میر صاحب فیصل آباد (ابن شیخ عبدالعزیز صاحب مرحوم) دل کے عارضے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام سے ان کی جلد اور کامل صحتیابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (محمد اکرم خان۔ اسلام آباد)
- مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب سیکرٹری مال جھنگ صدر کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(چوہدری محمد اشرف ممتاز مربی سلسلہ۔ جھنگ صدر)

نمایاں کامیابی

ہمارے ایک انتہائی مخلص احمدی طالب علم مکرم منصور احمد بھٹی صاحب ابن مکرم عبدالسمیع بھٹی صاحب نے امسال ایم اے اکنامکس میں اعزازی نمبروں سے پہلی پوزیشن حاصل کی ہے الحمد للہ علیٰ ذالک۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور بہتر بنائے اور ہر کامیابی مزید ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ آمین (ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب تک اللہ تعالیٰ کی خاص مدد اور نصرت اور تائید شامل حال نہ ہو ہم اس عظیم مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس لئے اپنا سب کچھ اس راہ میں قربان کرنے کے ساتھ ساتھ دعاؤں پر زور دیں۔ اس کے حضور روئیں کہ اے اللہ! تو ہم ناچیز بندوں پر رحم فرما دے، اپنی حفاظت میں لے لے، ہر آن ہماری رہنمائی فرما، مدد فرما، نصرت فرما، ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرما۔ ہماری کوششوں میں برکت ڈال محض اپنے فضل سے دنیا میں ایک پاک تبدیلی، عظیم تغیّر پیدا کر دے۔ اپنے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ کی محبت دلوں میں پیدا کر دے اور دنیا کو اپنے حضور جھکا دے۔ اے اللہ ہم کیا، ہماری کوششیں کیا۔ (حضرت اقدس۔ ناقل) جن عظیم مقاصد کے لئے مبعوث ہوئے زمین و آسمان کے مالک تو ان کا حصول آسان کر دے۔ ہم ناچیز بندوں کو صدق و وفا۔ ایثار و فدائیت اور عجز و انکسار کی اُن راہوں پر چلا جو تیری پسندیدہ راہیں ہیں۔ اس راہ میں ہر قربانی پیش کرنے کی توفیق عطا فرما اور اسے قبول فرما کہ یہ بھی تیرا احسان ہوگا۔ پس دعاؤں پر زور دیں اور عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں۔

سیدنا (حضرت اقدس ..... ناقل) فرماتے ہیں۔ "ہماری جماعت کو چاہیئے کہ راتوں کو رو رو کر دعائیں کریں ادعونی استجب لکم۔ عام لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ دعا سے مراد دنیا کی دعا ہے۔ وہ دنیا کے کیڑے ہیں، اس لئے اس سے پرے نہیں جا سکتے۔ اصل دعا دین ہی کی دعا ہے۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۶۷-۱۶۸)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا یَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ۔ (المائدہ)

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔

آپ کے لئے دن رات دعائیں کرنے والا
آپ کا بہی خواہ، آپ کا ہمدرد، آپ کا محب
دستخط (مرزا ناصر احمد)

..... ۱۰ - ۱۱ ۶۰/۸۱

ہمارا نصب العین

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:
"کسی احمدی کو یہ نہیں دیکھنا چاہیئے کہ سُکھ پہنچانے کے لیے کسی احمدی کی تلاش کی جائے بلکہ اسے یہ دیکھنا چاہیئے کہ اُسے سُکھ پہنچانے کے لیے کسی انسان یا کسی حیوان یا کسی حس رکھنے والی مخلوق کی ضرورت ہے دنیا سے دکھ کو دُور کرنا اس کا نصب العین ہونا چاہیئے اگر اس نے خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا ہے تو اُسے یہ طریق اختیار کرنا پڑے گا کیونکہ اگر وہ دنیا میں دُکھ پیدا کرنے کا موجب بنے گا تو خدا تعالیٰ کی رحمت اور اُس کے پیار سے اور اس کی محبت سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔"
(الفضل ۵ اپریل ۱۹۷۵ء)

"دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا ..... یہ باتیں انسان کی نہیں یہ اُس خدا کی ..... ہیں جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"
(تحفہ گولڑویہ طبع اوّل صفحہ ۵۶)

موصیان کرام توجہ فرمائیں

ایک ضروری وضاحت

بعض موصی احباب اپنی جائیداد کی تشخیص مکمل کروانے کے بعد بھی اپنے ذمہ جائیداد کی واجب الادا رقم کی وصولی یا بقایا وغیرہ کی حساب فہمی کے لئے نظامت تشخیص جائیداد موصیاں کو لکھ دیتے ہیں جو درست نہیں۔ ہر موصی کی تشخیص جائیداد کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد موصی کی مثل دفتر وصیت میں بھیج دی جاتی ہے صیغہ ہٰذا کے سپرد صرف موصی احباب کی جائیداد کی تشخیص کا کام ہے موصی کی جائیداد کی تشخیص مکمل ہونے پر پوری ادائیگی کے بعد کلیرنس سرٹیفکیٹ جاری کرنا۔ وصولی اور بقایا وغیرہ کی حساب فہمی کا کام دفتر بہشتی مقبرہ کے سپرد ہے لہٰذا تشخیص جائیداد کے بعد دیگر جملہ امور کے بارہ میں تمام موصی احباب مکرم سیکرٹری صاحب نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ سے خط و کتابت فرمایا کریں۔

(ناظم تشخیص جائیداد موصیاں)

"یوم مصلح موعود"

سالہائے ماسبق کی طرح امسال بھی خدا تعالیٰ کی عظیم الشان پیش گوئی "مصلح موعود" کی بابت جلسہ منعقد کرنے کی تاریخ ۲۰ فروری ہے۔ جماعتیں اپنی سہولت کے پیشِ نظر قریب ترین کسی تاریخ میں بھی جلسے منعقد کر سکتی ہیں۔

ان جلسوں میں اس پیش گوئی کی اہمیت اور مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے جلسوں کی کارروائی کی رپورٹیں نظارت ہٰذا کو بھجوائی جائیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

دانتوں کی مضبوطی اور جلاء کیلئے
مشہور منجن
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

بے چارہ ....؟

یعنی "لاعلاج" کسی مریض کو نہ سمجھیں۔ عام دوائیں اثر نہیں کرتیں؟ تو مرض یا امراض (جتنی بھی ہوں) کا نام بتا کر قریبی دوافروش سے متعلقہ کیور CURE یا کیورز CURES طلب کریں مثلاً

دمہ کیلئے ASTHMA CURE
بواسیر کیلئے PILES CURE
مرگی کیلئے EPILEPSY CURE

بفضلہ تعالیٰ یہ بلند طاقت کیورز پہلے دو سے کیپسول میں ہی اثر دکھاتی ہیں کیورز جاری علاج کے دوران بھی استعمال ہو سکتی ہیں اور اکیلی بھی شفا بخش ہیں۔ فی کیور 15 ڈاک 5 زائد تفصیلات لٹریچر مفت

ضامن: کیور میڈیسن کمپنی (ربوہ) کا نام و نشان

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
الحمرا اسٹیٹس فون ۳۸۵
۴۹۹-اے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

ضروری اطلاع

بہنوں اور دوستوں کی اطلاع کے لئے گزارش ہے کہ حضرت حکیم نظام جان صاحب مرحوم آف گوجرانوالہ کے فرزند حکیم انوار احمد جان مورخہ ۳-۴-۵ فروری مطابق بدھ جمعرات جمعہ کو ربوہ میں بالمقابل ایوانِ محمود مطب فرمائیں گے۔

مینیجر۔ ٹائم سنٹر بالمقابل ایوان محمود گولبازار ربوہ

برائے فروخت

روسی بیلارس ٹریکٹر ٹرالی ۷۹ ماڈل۔ صرف گیارہ سو گھنٹے چلا ہوا۔
دو کنال کا کمرشل پلاٹ واقع فیکٹری ایریا۔
کنال سے اوپر پانچ کمروں پر مشتمل مکان۔
۱۰ مرلہ مکان دارالرحمت شرقی ـــ فوری فروخت کے لئے موجود ہیں۔

صفی اللہ ملک
مسائل اور وسائل کا سنگم
املاک کنسرن
ریلوے روڈ ـ ربوہ